غوری صاحب: ایک مہربان انسان

جب سے میں ''المورد'' میں آیا ہوں، میرا غوری صاحب سے کسی نہ کسی طور پر تعلق رہا ہے۔ وہ اپنی کتابوں کی کمپوزنگ وغیرہ کا کام زیادہ تر خود ہی کرتے تھے، لیکن بعض اوقات وہ میری اور نعیم صاحب کی خدمات بھی حاصل کرتے تھے۔ وہ خود پاس بیٹھ کر اغلاط کی تصحیح کا کام کرواتے اور جو غلطی صحیح ہو جاتی، اس کو مسودے پر او کے بھی کر دیتے۔ یوں اغلاط کی تصحیح کے ساتھ ساتھ پڑتال کا کام بھی ہو جاتا۔ وہ اس سلسلے میں بہت محتاط تھے کہ کہیں کوئی غلطی رہ نہ جائے۔ کتاب کے ٹائٹل کے بارے میں بھی ہر ایک سے رائے لیتے تھے۔ جب ان کی کوئی کتاب شائع ہوتی تو اس کا ایک ایک نسخہ اپنے دستخطوں کے ساتھ اسٹاف کے ہر رکن کو دیتے تھے۔

غوری صاحب نہایت مہربان انسان تھے۔ ہر ایک کی مشکل میں مدد فرماتے تھے۔ وہ ''المورد'' کے اسٹاف کو اپنے بچوں کی طرح چاہتے تھے اور تمام اسٹاف بھی ان کا اپنے بزرگوں کی طرح احترام کرتا تھا۔

میری ان سے آخری ملاقات جمعرات ۱۷ اپریل کو ہوئی۔ وہ کافی کمزور لگ رہے تھے۔ میں نے ان سے ان کی صحت کے بارے میں پوچھا تو بتانے لگے کہ چیک اپ کرایا ہے، ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ آپ کے دل کی دیواریں کافی سخت ہوگئی ہیں۔ انھوں نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جیسے ایک مزدور کے ہاتھ مزدوری کرتے کرتے بہت سخت ہو جاتے ہیں، ویسے ہی میرے دل کی دیواریں بھی شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے کافی سخت ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹروں نے دوائیں دی ہیں اور کل پھر چیک اپ کے لیے جانا ہے۔ غوری صاحب کہنے لگے کہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے چلتے پھرتے ہی اٹھا لے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

پیر کی صبح انھیں ہارٹ اٹیک ہوا اور منگل کی صبح وہ خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی

خطاؤں سے درگذر فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین۔

—— محمد فاروق ضمیر

(رکن شعبۂ تدوین، المورد)